کرے کہ یہ جلد از جلد شرمندۂ تعبیر ہو، لیکن کیا یہ خواب فراعنہ کے بت تعمیر کرنے اور صرف جوش و خروش دکھلانے سے پورا ہو سکتا ہے ؟

فاضل مصنف نے فلسفۂ زمان و مکان کے تحت جو کچھ کہا ہے وہ بھی بالکل غلط ہے مثلاً وہ یہ فرماتے ہیں :-

"آج ہم اس بات پر قادر نہیں کہ دسویں صدی میں لوٹ جائیں، اور وہ لبادے اوڑھ لیں جو ہماری نظروں کو عجیب و غریب اور مضحکہ خیز معلوم ہوتے ہیں یا اس دور کے افکار و نظریات میں کھوئے رہیں" ص ۱۳۵

یہ نظریہ بڑا گمراہ کن ہے۔ آج اگر دنیا ئے مغرب روم و یونان کی مادی تہذیب کو بڑی خوبی کے ساتھ اپنا سکتی ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ مسلم قوم اسلامی نظام کی تجدید کرنے میں ناکام رہیں۔

اس کتاب کے مطالعہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ عربیت کا احساس ناصر صاحب کے دل و دماغ میں بالکل شروع ہی سے گہری جڑیں پکڑ چکا تھا اور اسی شعور نے غلط رُخ اختیار کر کے ان کے اندر جارحانہ قوم پرستی کی صورت اختیار کی۔

انہوں نے قومی قوت کے عناصر کا تجزیہ کرتے ہوئے جن تین سر چشموں کا ذکر کیا ہے اُن میں ایک روحانی رشتوں کی مضبوطی بھی ہے لیکن سوال یہ ہے کہ قوت و طاقت کے اس اتھاہ اور لازوال خزانے سے ناصر صاحب کہاں تک فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ کتاب کا ترجمہ عمدہ اور رواں ہے۔

مولانا مودودی اور تصوف | از مولانا شیخ احمد صاحب۔ ناشر اسلامک بک سنٹر مسجد چوک حیدرآباد دکن

اس فاضلانہ مقالہ میں مولانا شیخ احمد صاحب نے تصوف کی حقیقت بیان کی ہے اور دلائل سے ثابت کیا ہے کہ حقیقی تصوف "تزکیہ نفس" کے سوا کچھ بھی نہیں۔ مولانا مودودی اس تصوف کے سچے داعی اور مخلص فدائی ہیں۔ ان کا مشن یہی ہے کہ مسلمان تعلق باللہ سے صحیح طور پر لذت آشنا ہوں۔